سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 4 ایس سی آر

ندرل مونڈل اور دیگران

بنام

ریاست مغربی بنگال

23 اکتوبر 1997

(جی۔ٹی۔ناناوتی اور وی۔این۔کھارے، جسٹسز)

تعزیرات ہند کی دفعہ، 1860 : دفعہ 302 کے ساتھ دفعہ 149، پڑھا گیا : غیر قانونی اجتماع کے ارکان کے ذریعہ قتل-متوفی سے متعلق تمام عینی شاہدین-ان کے ثبوت-قابل قبولیت-منعقد: ان کے ثبوتوں پر بھروسہ کرنے کے لئے نیچے دی گئی عدالتیں صحیح تھیں- مزید برآں، جہاں ملزمین کو ایف آئی آر میں ساتھی کے طور پر نامزد کیا جاتا ہے، تو ان پر مخصوص الزام لگانا ضروری نہیں ہے۔

درخواست گزاروں پر الزام تھا کہ وہ ان افراد کے ایک گروپ کا حصہ تھے جنہوں نے متوفی پر حملہ کیا تھا اور اسے قتل کیا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ اس واقعہ کو متوفی کے بھائی گواہ استغاثہ- 1، گواہ استغاثہ- 4، اس کی بیٹی، گواہ استغاثہ- 5، اس کے بیٹے، گواہ استغاثہ- 3 اور گواہ استغاثہ- 6 نے دیکھا تھا۔ ٹرائل کورٹ کے سامنے یہ دلیل دی گئی تھی کہ یہ تمام گواہ متوفی سے متعلق تھے، اس وقت متوفی کے ساتھ گواہ استغاثہ- 4 اور گواہ استغاثہ- 5 کی موجودگی مشکوک تھی، گواہ استغاثہ- 1 نے جرح میں اعتراف کیا تھا کہ جب وہ واقعہ کی جگہ پر گیا تھا تو اس کا بھائی پہلے ہی مر چکا تھا، اور گواہ استغاثہ- 3 موقع کا گواہ تھا۔ تاہم ٹرائل کورٹ نے ان گواہوں کے ثبوتوں پر بھروسہ کرتے ہوئے مذکورہ جرائم کے لئے تین اپیل کنندگان سمیت چھ ملزمین کو قصوروار ٹھہرایا۔ ہائی کورٹ نے ٹرائل کورٹ کی جانب سے ثبوتوں کی تعریف سے اتفاق کیا اور سزا کی توثیق کی۔

اس عدالت نے درخواست گزاروں کو صرف اس بنیاد پر خصوصی اجازت دی کہ ان کے نام ایف آئی آر میں نہیں ہیں۔ بار میں درخواست گزاروں نے دلیل دی کہ ان کے خلاف کوئی خاص الزام عائد نہیں کیا گیا تھا، کہ گواہ استغاثہ- 4 اور گواہ استغاثہ- 5 کے ثبوت وں کو قبول نہیں کیا جانا چاہئے تھا کیونکہ ان کے کپڑوں پر خون کے دھبے نہیں دیکھے گئے تھے کیونکہ متوفی کو لگنے والی چوٹوں کی وجہ سے خون میں اضافہ ہوا تھا، خاص طور پر 20 ملزمین کے قدموں کی آواز ان کی توجہ اپنی طرف مبذول کرواتی تھی۔گواہ استغاثہ 3 کے ثبوت کو قبول نہیں کیا جانا چاہئے تھا کیونکہ اس نے اپنے ثبوت میں کہا تھا کہ وہ اس دن 'ڈوبا' میں غسل کرنے گیا تھا، اور یہ کہ یہ واقعہ تقریبا گاؤں میں ہی ہوا تھا، تو بہت سے آزاد افراد اس واقعے کے عینی شاہد ہوں گے۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد۔ 1۔ مندرجہ ذیل عدالتوں کی طرف سے عینی شاہدین کے ثبوتوں کی تعریف میں کوئی نقص نہیں ہے۔ٹرائل کورٹ نے گواہ استغاثہ- 1 کی موجودگی پر یقین کیا کیونکہ اس کا گھر واقعہ کی جگہ سے صرف 100 فٹ دور تھا، اس نے پایا کہ گواہ استغاثہ- 5 اور گواہ استغاثہ- 4 اپنے والد کے ساتھ تھے کیونکہ وہ ان کے لئے کپڑا خریدنے کے لئے بازار جا رہے تھے۔اس نے گواہ استغاثہ- 3 کی موجودگی کو بھی مانا کیونکہ اس کے ثبوت کی تصدیق گواہ استغاثہ- 8 نے کی تھی، جس نے واقعے کے فورا بعد گواہ استغاثہ- 3 کی اطلاع ملنے پر پولیس تھانہ کو فون کیا تھا۔اس نے واقعہ کی جگہ سے کیس کی جائیداد کی تلاش میں عینی شاہدین کے شواہد اور طبی شواہد کی بھی تصدیق کی۔ ہائی کورٹ نے ان نتائج سے صحیح اتفاق کیا تھا۔[700-بی-سی]

2۔ سیریل نمبر 4، 5 اور 6 پر ایف آئی آر میں درخواست گزاروں کے نام ملزم کے طور پر درج ہیں۔اس رپورٹ میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ متوفی پر اس میں نامزد تمام ملزمین نے حملہ کیا تھا۔اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اپیل کنندگان کے خلاف یہ الزام تھا کہ انہوں نے متوفی پر حملہ کیا تھا اور اس طرح متوفی کے قتل میں حصہ لیا تھا۔[700-جی]

3۔ ریکارڈ پر موجود شواہد سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ گواہ استغاثہ- 4 اور گواہ استغاثہ- 5 مرنے والے سے چار یا پانچ قدم آگے چل رہے تھے۔ یہ امکان ہے کہ وہ مرنے والے سے تھوڑا فاصلے پر تھے۔ جیسا کہ

انہوں نے بتایا، ان کی توجہ صرف اس وقت مبذول ہوئی جب انہوں نے اپنے والد کی چیخ سنی تھی۔ متوفی پر اس وقت حملہ کیا گیا جب اسے ملزم نے گھیر لیا۔ لہٰذا ان کے اتنے قریب ہونے اور ان کے کپڑے خون آلود ہونے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ مزید برآں، ان گواہوں سے جرح میں یہ بات سامنے نہیں لائی گئی ہے کہ ملزم اس مقام پر کیسے اور کس طرح پہنچا تھا۔ یہ ممکن ہے کہ ملزم خاموشی سے متوفی کے پاس پہنچا ہو۔ لہٰذا یہ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کہ 20 ملزمین کے نقش قدم نے ان گواہوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے کے لیے کافی شور مچایا ہوگا۔ (700-ایچ؛ 701-اے-سی)

4۔ گواہ استغاثہ 3 نے اپنی جرح میں کہا ہے کہ جب یہ واقعہ پیش آیا تھا تو اس کے علاوہ صرف گواہ استغاثہ- 4 اور گواہ استغاثہ- 5 موجود تھے اور دیگر لوگ اس کے رونے کے بعد آئے تھے۔ لہٰذا یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ مذکورہ عینی شاہدین کے علاوہ دوسروں نے بھی اس واقعے کو دیکھا تھا۔ [701-ایف-ای]

5۔ اپنے شواہد میں تفتیشی افسر نے واضح طور پر کہا کہ متوفی کے گھر کے قریب ایک ٹینک تھا۔ صرف اس وجہ سے کہ خاکہ دستی میں ٹینک نہیں دکھایا گیا ہے، عینی شاہدین اور تفتیشی افسر کے شواہد کو مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا گواہ استغاثہ تھری کے اس ثبوت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اس دن 'ڈوبا' میں غسل کرنے گئے تھے اور نہانے کے بعد میت کے پیچھے کے راستے پر چل رہے تھے۔ (701-جی-ایچ)

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1988 کی فوجداری اپیل نمبر 232۔

1984 کے سی آر ایل اے نمبر 308 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے 13.2.87 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کی طرف سے ایس۔ این۔ مشرا اور پی۔ کے۔ چکرورتی۔

جواب دہندہ کی طرف سے دیباشیس موہنتی، کے۔ این۔ ترپاٹھی اور جے۔ آر۔ داس۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس ناناوتی۔ سزا یافتہ ملزم کی یہ اپیل کلکتہ عدالت عالیہ کی جانب سے 1984 کی فوجداری اپیل نمبر 308 میں دیے گئے فیصلے اور حکم کے خلاف ہے۔ عدالت عالیہ نے آئی پی سی کی دفعہ 302 اور دفعہ 149 کے تحت چھ ملزمین کی سزا کی توثیق کی ہے۔

سبھی چھ سزا یافتہ ملزمین نے عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف اپیل کرنے کے لئے خصوصی اجازت کے لئے اس عدالت میں درخواست دی تھی۔ عدالت نے ملزمان ضمیرالدین، حنیف اور جرافت کی درخواستیں مسترد کرتے ہوئے موجودہ تین درخواست گزاروں کو اجازت دے دی کیونکہ یہ عرض کیا گیا تھا کہ ایف آئی آر میں ان کے ناموں کا ذکر نہیں ہے۔

ملزمان کے خلاف الزام یہ لگایا گیا تھا کہ 11 اکتوبر 1980 کو سہ پہر 3 بجے کے قریب انہوں نے 14 دیگر ملزمان کے ساتھ مل کر بابر علی پر حملہ کیا تھا اور قتل کیا تھا۔ متوفی کے بھائی کلام بسواس (گواہ استغاثہ-3)، شاہدہ خاتون (گواہ استغاثہ-4) متوفی کی بیٹی ہیں۔ ناصر الدین بسواس (گواہ استغاثہ-5) متوفی کا بیٹا اور فروجت اللہ (گواہ استغاثہ-6)۔ استغاثہ کے مطابق بابر علی کے قتل کا مقصد یہ تھا کہ ملزم نعمت نے بابر علی کے خلاف فوجداری مقدمہ دائر کیا تھا۔ حراست میں رہنے کے بعد وہ واقعہ سے 7 دن پہلے جیل سے باہر آیا تھا۔

عینی شاہدین کے ثبوت کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا تھا کہ وہ سبھی متوفی سے متعلق تھے۔ گواہ استغاثہ- 4 شاہدہ خاتون اور گواہ استغاثہ- 5 ناصر الدین کے شواہد کو بھی اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا تھا کہ یہ مشکوک ہے کہ آیا وہ واقعی اس وقت متوفی کے ساتھ تھے یا نہیں، واقعہ کی جگہ کے قریب گواہ استغاثہ- 3 کی موجودگی کو اس وجہ سے چیلنج کیا گیا تھا کہ اس کے پاس وہاں ہونے کی کوئی وجہ نہیں تھی اور اس وجہ سے وہ موقع کا گواہ تھا۔ گواہ استغاثہ 1 کے ثبوت کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا تھا کہ وہ اس واقعے کو نہیں دیکھ سکتا تھا کیونکہ اس نے اپنی جرح میں اعتراف کیا ہے کہ جب وہ واقعہ کی جگہ پر گیا تھا تو اس کا بھائی پہلے ہی مر چکا تھا۔ ٹرائل کورٹ کو ان دلائل میں کوئی صداقت نہیں ملی۔ گواہ استغاثہ- 1 کی موجودگی کو سمجھا جاتا تھا کیونکہ اس کا گھر واقعہ کی جگہ سے صرف

100 فٹ دور تھا۔اس میں پایا گیا کہ گواہ استغاثہ- 3 اور گواہ استغاثہ- 4 اپنے والد کے ساتھ تھے جب وہ ان کے لئے کپڑا خریدنے کے لئے بازار جارہے تھے۔اس نے گواہ استغاثہ- 3 کی موجودگی پر بھی یقین کیا کیونکہ وہ ہاشم علی (گواہ استغاثہ-8) سے تصدیق کرتا ہے جس نے بیان دیا ہے کہ واقعے کے فورا بعد گواہ استغاثہ - 3 نے اسے واقعے کے بارے میں مطلع کیا تھا اور اس معلومات کی بنیاد پر اس نے کریم پور پولیس اسٹیشن کو ٹیلی فون کیا تھا اور پولیس کو مطلع کیا تھا۔ٹرائل کورٹ نے یہ بھی کہا کہ عینی شاہدین کے شواہد کی تصدیق واقعہ کی جگہ سے سائیکل اور 20 کلو گرام پٹسن اور طبی شواہد سے بھی ہوتی ہے۔اس لئے عدالت نے گواہوں کے ذریعہ نامزد چھ ملزمین کو قصوروار ٹھہرایا۔واضح رہے کہ جن 20 ملزمین کے خلاف فرد جرم دائر کی گئی تھی ان میں سے 9 کو ذیلی عدالت نے فرد جرم عائد کرنے سے پہلے بری کر دیا تھا اور 5 کو ٹرائل کے بعد بری کر دیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے بھی 6 ملزمین کی سزا کی توثیق کی کیونکہ وہ ٹرائل کورٹ کے ذریعہ ثبوتوں اور اس کے ذریعہ ریکارڈ کردہ نتائج کی تعریف سے اتفاق کرتا ہے۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے، حالانکہ سبھی 6 سزا یافتہ ملزمین کے پاس تھا۔خصوصی اجازت کے لئے اس عدالت میں درخواست دی گئی تھی ،جس کی اجازت صرف تین درخواست گزاروں کو دی گئی تھی۔اجازت اس بنیاد پر دی گئی تھی کہ تین اپیل کنندگان کے نام ایف آئی آر میں شامل نہیں تھے۔ہمیں فسٹ انفارمیشن رپورٹ دیکھنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ فسٹ انفارمیشن رپورٹ میں ان کا ذکر ملزم کے طور پر کیا گیا ہے۔ان کے نام سیریل نمبر 4، 5 اور 6 پر اس میں نظر آتے ہیں۔اب فاضل وکیل کی جانب سے یہ دلیل دی گئی تھی کہ ان کے ناموں کا ذکر کیا گیا ہے اور مرنے والے کے قتل میں ان کے کردار کے بارے میں کوئی خاص الزام عائد نہیں کیا گیا ہے۔ہماری رائے میں یہ عرض بھی حقائق کے اعتبار سے بالکل درست نہیں ہے۔اس میں ایک الزام ہے کہ متوفی پر ایف آئی آر میں نامزد تمام ملزمین نے حملہ کیا تھا۔اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ملزم نمبر 4، 5 اور 6 کے خلاف یہ الزام لگایا گیا تھا کہ انہوں نے متوفی پر حملہ کیا تھا اور اس طرح متوفی کے قتل میں حصہ لیا تھا۔

درخواست گزاروں کے وکیل نے وہ تمام بنیادیں پیش کیں جو ذیل میں عدالتوں کے سامنے پیش کی گئی تھیں۔اس کے علاوہ فاضل وکیل نے یہ بھی دلیل دی کہ بیٹی اور بیٹے کے بالترتیب گواہ استغاثہ- 4 اور 5 کے ثبوتوں کو قبول نہیں کیا جانا چاہئے کیونکہ ان کے کپڑوں پر خون کے دھبے نہیں دیکھے گئے تھے۔عرضی میں کہا گیا تھا کہ اگر وہ متوفی سے صرف دو یا چار قدم آگے ہوتے تو اس بات کا قوی امکان ہوتا کہ ان کے کپڑے خون

سے رنگے ہوتے کیونکہ مرنے والے کو لگنے والی چوٹیں ایسی تھیں کہ ان سے خون بہہ گیا تھا۔ ریکارڈ پر موجود شواہد واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ وہ متوفی سے آگے چل رہے تھے۔ اگرچہ انہوں نے کہا ہے کہ وہ چار یا پانچ قدم آگے چل رہے تھے، لیکن یہ امکان ہے کہ وہ مرنے والے سے تھوڑا فاصلے پر تھے۔ جیسا کہ انہوں نے بتایا کہ ان کی توجہ صرف اس وقت مبذول ہوئی جب انہوں نے اپنے والد کی طرف سے اٹھائے گئے رونے کی آواز سنی۔ متوفی پر اس وقت حملہ کیا گیا جب اسے ملزم نے گھیر لیا۔ لہٰذا ان کے اتنے قریب ہونے اور ان کے کپڑوں کے خون آلود ہونے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ یہ بھی کہا گیا تھا کہ اگر وہ واقعی متوفی سے چند قدم آگے چل رہے تھے تو اس معاملے میں انہیں 20 ملزمین کے قدموں کی آواز سننی چاہیے تھی جنہوں نے متوفی پر حملہ کرنے کا الزام لگایا ہے۔ ان دونوں گواہوں سے جرح میں ملزم کس طرح اور کس طرح اس مقام پر پہنچا تھا، یہ بات سامنے نہیں آئی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ ملزمان خاموشی سے متوفی کے پاس پہنچے ہوں اور ان کے قدموں نے گواہ استغاثہ 4 اور 5 کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے کے لئے کافی شور پیدا نہ کیا ہو۔ اس نکتے پر کسی جرح کی عدم موجودگی میں یہ کہنا سراسر قیاس آرائیاں ہوں گی کہ 20 افراد کے قدموں نے کافی شور مچایا ہوگا اور اس سے گواہ استغاثہ 4 اور 5 کی توجہ اپنی طرف مبذول ہونی چاہیے تھی۔

یہ بھی کہا گیا تھا کہ چونکہ یہ واقعہ تقریبا گاؤں میں ہی ہوا تھا، اس لئے آزاد افراد کی ایک بڑی تعداد نے اس واقعہ کو دیکھا ہوگا۔ ہماری رائے میں یہ جائز نہیں ہے۔ یہ ثابت نہیں ہوا تھا کہ ان گواہوں کے علاوہ دوسروں نے اس واقعے کو دیکھا تھا۔ اس کے برعکس گواہ استغاثہ- 3 نے اپنی جرح میں کہا ہے کہ جب یہ واقعہ پیش آیا تو ان کے علاوہ صرف گواہ استغاثہ ایس 4 اور 5 موجود تھے اور دیگر لوگ ان کے رونے کے بعد آئے تھے۔

اس کے بعد یہ دلیل دی گئی کہ گواہ استغاثہ تھری کے شواہد کو قبول نہیں کیا جانا چاہیے تھا کیونکہ انہوں نے اپنے شواہد میں کہا ہے کہ وہ اس دن بابر ایل کے گھر کے قریب ڈوبا (ایک چھوٹا سا ٹینک) میں نہانے گئے تھے اور نہانے کے بعد وہ بابر ایل کے پیچھے کے راستے پر آگے بڑھ رہے تھے۔ درخواست میں موقف اختیار کیا گیا کہ خاکہ دستی سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ بابر علی کے گھر کے قریب کوئی ڈوبا تھا۔ تفتیشی افسر نے اپنے شواہد میں واضح طور پر کہا کہ بہار علی کے گھر کے قریب ایک ٹینک تھا۔ صرف اس وجہ سے کہ خاکہ دستی میں ٹینک نہیں دکھایا گیا ہے، عینی شاہد اور تفتیشی افسر کے ثبوت کو مسترد نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ہماری رائے میں مندرجہ ذیل

عدالتیں ثبوتوں پر انحصار کرنے میں درست تھیں۔

گواہ استغاثہ 1، 3، 4، اور 5 انہوں نے ان پر یقین کرنے اور دفاع کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کو مسترد کرنے کی اچھی وجوہات پیش کی ہیں۔ ہمیں ان گواہوں کے ثبوتوں کی تعریف میں کوئی خامی نظر نہیں آتی۔

لہٰذا یہ اپیل مسترد کی جاتی ہے۔ ملزمین کو اپنی سزا کا بقیہ حصہ پورا کرنے کے لئے تحویل میں ہتھیار ڈالنے کا حکم دیا گیا ہے۔

وی ایس

اپیل خارج کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:39
I am the author of this
document